بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸	۹ احسان ۱۳۴۳ ھش ، ۲ محرم ۱۳۸۴ھ ، ۹ جون ۱۹۶۴ء	نمبر ۱۳۳

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۸ جون بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی ۔ کل شام کے وقت بے چینی بھی بہت رہی ۔ Edema کی تکلیف پرسوں کی نسبت کل زیادہ رہی ۔ کل حضور نے ایک انگلستان جانے والے دوست اور بعض دیگر خاص احباب کو شرف زیارت بخشا

کل حضور سیر کیلئے بھی تشریف لے گئے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اللّٰھم آمین

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری ربوہ سے روانہ ہو گئے

ربوہ ۸ جون ۔ مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۷ جون ۱۹۶۴ء بروز اتوار بذریعہ ریل کار ربوہ سے روانہ ہو گئے ۔ آپ لاہور ہوتے ہوئے کراچی تشریف لے جائیں گے اور پھر بیرون پاکستان روانہ ہوں گے ۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو نہایت پرخلوص طور پر الوداع کہا ۔ دیگر وکلا تحریک جدید کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ بھی تشریف لائے ہوئے تھے ۔ دعا مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے کرائی ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو ۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوتِ قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی

تمام مقاماتِ کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے

"کلامِ الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوتِ قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے جس پر کلامِ الٰہی نازل ہوتا ہے اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام میں ہوتی ہے ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہو گا اس لئے قرآن شریف بھی پہلی تمام کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوتِ قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقاماتِ کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہونچے ہوئے تھے ۔ اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسی طرح پر اعجازِ کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے ۔ آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری ۔ جس قدر مراتب اور وجوہ اعجازِ کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہونچی ہوئی ہے ۔"

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء صد ۲)

درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ

میری خواہشدامن صاحبہ (بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ) آج کل بہت بیمار ہیں اور لاہور میں زیر علاج ہیں پہلے کچھ آرام آ گیا تھا لیکن مورخہ ۵ جون ۱۹۶۴ء کی رات کو انہیں "کارونری تھرامبوسس" (Coronary Thrombosis) کا حملہ ہوا جس کی وجہ سے حالت یکدم بہت تشویشناک ہو گئی ۔ اب اگرچہ پہلے کی نسبت معمولی سا افاقہ ہے لیکن حالت تاحال تسلی بخش نہیں ۔

میں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے کامل صحت عطا فرمائے آمین

اخبار احمدیہ

(۱) ربوہ ۸ جون حضرت مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم کے متعلق سرگودہا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کی طبیعت اچانک پھر زیادہ ناساز ہو گئی ہے ۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں (۲) ربوہ ۸ جون مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد اجتماع انصار اللہ منعقدہ کراچی میں شرکت کے بعد ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ جون ۱۹۶۴ء

ہفت روزہ شہاب ۳۱ مئی ۱۹۶۴ء پر تبصرہ

ہفت روزہ شہاب ۳۱ مئی ۱۹۶۴ء کا شمارہ ۱۲ ہمارے سامنے ہے۔ اس شمارہ میں "مقدمہ بندش جماعتِ اسلامی پاکستان" "جماعت کا مختصر تعارف" وغیرہ عنوانات کے تحت مضامین اور بیانات مودودی صاحب وغیرہ درج کئے گئے ہیں۔ رنگین سرورق پر "ترازو" یا "میزان" کا خاکہ دیا گیا ہے جس کے پلڑے برابر دکھائے گئے ہیں اور آیۂ کریم الّا تطغوا فی المیزان کو جلی حروف میں شبیہ میزان کے عین وسط میں نہایت فنکاری سے مزین کیا گیا ہے۔

اس کا مطلب ہے کہ "شہاب" انصاف طلب کر رہا ہے۔ چنانچہ شروع ہی میں "ایک تاریخی مقدمہ" کے زیر عنوان مدیر محترم لکھتے ہیں:۔

"قارئین کو یاد ہوگا اس ماہ کی گیارہ تاریخ سے کراچی میں مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے ایک اسپیشل بنچ نے ۔ ۔ ۔ جماعت اسلامی کو خلافِ قانون قرار دیئے جانے کے خلاف مولانا مودودی اور دیگر دو اصحاب کی رٹ درخواست کی سماعت شروع کی تھی۔ ۔ ۔ مگر جب ۱۲ مئی کی صبح کو اخبارات اٹھائے تو وہ سرے سے اس خبر ہی سے خالی تھے کہ آیا اس قسم کا کوئی مقدمہ ملک میں چل بھی رہا ہے یا نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ہمارے قومی پریس کا یہ طرزِ عمل ہمارے لئے ناقابلِ فہم ہے۔ ایک طرف ہمارے قومی اخبارات میں چوری، ڈاکے، اغوا، زنا بالجبر اور قتل وغیرہ کے مقدمات کی خبریں اور ان کی پوری روداد یں بڑی بڑی جلی سرخیوں کے ساتھ کئی کئی روز تک مسلسل فیچر کی شکل میں چھپتی رہتی ہیں اور دوسری طرف ملک میں اتنا اہم قانونی اور دستوری مقدمہ ایک ہفتے تک چلتا رہا لیکن اس کی کارروائی کو اپنے صفحات میں جگہ دینے کی ضرورت ہی محسوس نہیں فرمائی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ہماری ناقص رائے میں ملک کے قانونی اور سیاسی مسائل سے ملکی پریس کا یہ تغافل کوئی نیک شگون نہیں ہے۔ اس طرزِ عمل سے جو نتائج پیدا ہوں گے ہو سکتا ہے خود صحافی برادری کے اپنے مفادات بھی ان کی زد میں آ جائیں"

(شہاب ۳۱/۵/۶۴ صفحہ ۳)

ہمارا سوال یہ ہے کہ کیا کبھی مدیر شہاب۔ مودودی صاحب اور ان کے رفقاء نے جماعتِ احمدیہ کے ساتھ انصاف کیا ہے؟۔

کیا یہ درست نہیں ہے کہ خاص کر مدیر شہاب جناب کوثر نیازی نے جب جماعتِ احمدیہ کی تبشیری سرگرمیوں کے متعلق تحقیر آمیز لہجے میں ذکر کیا تھا تو بھارت کی اسلامی جماعت کے ترجمان "دعوت" نے ان کو سخت جھاڑ پلائی تھی کیا اس کے بعد بھی مدیر شہاب نے یہ سوچا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی سرگرمیوں کے متعلق "عدل و انصاف" کرنا اسلام کا تقاضا ہے۔

دیگراں را نصیحت خود میاں فضیحت

اس نمبر میں مودودی صاحب کے جو بیانات شائع ہوئے ہیں وہ بھی اسلامی نقطہ نظر سے عجیب و غریب ہیں۔ ہم ان بیانات کی قانونی حیثیت کے متعلق کچھ نہیں کہتے کیونکہ مقدمہ ابھی زیرِ سماعت ہے۔ تاہم ان کے مطالعہ سے ہم اخلاقی اور اسلامی نقطۂ نظر سے اس رائے پر پہنچے ہیں کہ ان بیانات کی حیثیت مومنانہ ہرگز نہیں بلکہ پرلے درجہ کی وکیلانہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان بیانات میں "باب الحیل" کا کھل کر استعمال کیا گیا ہے۔

اس کی ایک مثال ملاحظہ ہو۔ مودودی صاحب اپنے بیان میں جو آپ نے نظر ثانی بورڈ کے سامنے دیا۔ فرماتے ہیں:۔

"لیکن یہ بات بجائے خود قطعی خلافِ واقعہ ہے کہ جماعتِ اسلامی نے قیامِ پاکستان کی مخالفت کی تھی۔ جماعتِ اسلامی اگست ۱۹۴۱ء میں قائم ہوئی تھی۔ اس وقت سے اگست ۱۹۴۷ء تک پورے چھ سال کی مدت میں کیا کوئی شخص یہ دکھا سکتا ہے کہ جماعتِ اسلامی نے قیامِ پاکستان کی مخالفت کرنے کے لئے کوئی جلسہ کیا تھا؟ کوئی ریزولیشن پاس کیا تھا؟ کوئی جلوس نکالا تھا؟ انتخابات میں مسلم لیگ کے مقابلہ پر کوئی امیدوار کھڑا کیا تھا؟ یا مسلم لیگ کے کسی مخالف امیدوار کی حمایت کی تھی؟ یا لوگوں سے یہ کہا تھا کہ مسلم لیگ کے امیدواروں کو ووٹ نہ دو؟ یا کسی اور شکل میں قیامِ پاکستان کو روکنے کے لئے کوئی مظاہرہ کیا تھا یا کسی قسم کی جدوجہد کی تھی؟ اگر ایسی کوئی شہادت کسی کے پاس ہے تو اسے ضرور پیش کرلے لیکن اگر اس طرح کی کوئی کارروائی جماعتِ اسلامی کے ریکارڈ میں نہیں پائی جاتی تو براہ کرم بتایا جائے کہ جماعتِ اسلامی نے "قیامِ پاکستان" کی کیا مخالفت کی تھی؟ کب کی تھی؟ اور کس طرح کی تھی؟ زیادہ سے زیادہ جو کچھ کہا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ جماعت نے قیامِ پاکستان کی لڑائی میں مسلم لیگ کے ساتھ مل کر حصہ نہیں لیا تھا کیا محض حصہ نہ لینے کو مخالفت قرار دیا جا سکتا ہے؟" (ایضاً ص۲۶)

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کی تصنیف سیاسی کشمکش ح۳ کا فقرہ فقرہ پاکستان کی مخالفت میں ہے۔ یہ کتاب پہلی اشاعت سے لیکر آج تک برابر چھپتی رہی ہے اور سنہ ۱۹۴۱ء سے لیکر سنہ ۱۹۴۷ء تک بھی متداول رہی ہے۔ کتنا جھوٹ ہے کہ اس کتابچہ کے ہوتے ہوئے کہنا کہ ہم نے مخالفت نہیں کی تھی۔ ذرا آخری فقرہ ملاحظہ ہو بلّی خود بخود تھیلے سے باہر آ گئی ہے۔ مودودی صاحب یہ دھوکہ دینا چاہتے ہیں کہ دو متخالف لشکر جب آمنے سامنے کھڑے ہوں تو ایک لشکر کا ایک حصہ اس سے علیحدہ ہو جائے مگر دوسرے میں بھی نہ ملے تو یہ کوئی مخالفت نہیں۔ حالانکہ جنگ کا اصول یہ ہے کہ جو ہمارے ساتھ نہیں وہ نہ صرف ہمارا دشمن ہے بلکہ دشمن کے ساتھ ہے اور بدترین دشمن ہے کیونکہ اس نے ایک نازک وقت میں علیحدگی اختیار کی جبکہ اس کی مدد کی سخت ضرورت تھی۔ خیر ہم یہاں صرف یہ پوچھتے ہیں کہ کیا یہ تمام بیان "باب الحیل" میں داخل نہیں؟ کیا یہ مومنانہ بیان ہے؟

اب بیان کا اس سے آگے کا پیرا ملاحظہ ہو:۔

"قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں جماعتِ اسلامی کے حصہ نہ لینے کی وجہ بھی یہ نہ تھی کہ وہ مسلمانوں کے لئے ایک الگ آزاد حکومت کا قیام چاہتی نہیں تھی بلکہ اس کی تین وجوہ تھے جن کو بارہا جماعتِ اسلامی کے لٹریچر میں واضح طور پر بیان کیا جا چکا ہے۔ پہلی وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں میں ایسی ایک جماعت کا رہنا ضروری تھا جو قیامِ پاکستان کی لڑائی میں خدانخواستہ مسلم لیگ کے ناکام ہو جانے کی صورت میں قوم کو سنبھالنے کے لئے کام کر سکے اور اسی مصلحت کی بناء پر اس محفوظ طاقت (RESERVE FORCE) کا لڑائی سے الگ رہنا بھی لازمی امر تھا۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ پاکستان قائم ہو جانے کی صورت میں بھی لازماً کئی کروڑ مسلمانوں کو برطانوی ہند کے اس حصہ میں رہ جانا تھا جو خود پاکستان کی اسکیم کی رو سے ہندوؤں کے قبضے میں جانے والا تھا۔ تقسیم کے بعد ان مسلمانوں کو سنبھالنے کے لئے مسلم لیگ بہرحال کچھ نہ کر سکتی تھی۔ اس مقصد کے لئے ایک دوسری منظم جماعت کو پہلے سے تیار کر رکھنا ضروری تھا اور اس جماعت کا پاکستان کی لڑائی سے الگ رہنا بھی ضروری تھا تاکہ وہ ہندو انڈیا میں کام کر سکے۔ تیسری وجہ یہ تھی کہ پاکستان کے لئے جو پارٹی (مسلم لیگ) کام کر رہی تھی اس کی تمام توجہ صرف سیاسی تنظیم اور سیاسی لڑائی پر مرکوز تھی۔ اخلاقی اور دینی حیثیت سے پارٹی اور قوم کو مضبوط اور متحد کرنے کے لئے اس کی طرف سے کوئی کوشش نہیں کی جا رہی تھی۔ اس صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے صاف طور پر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ اس طرح کی ایک پارٹی اگر لڑ کر ملک حاصل کرے تو اس کو ایک اسلامی ریاست بنانا تو درکنار قومی ریاست کو بھی وہ کسی مستحکم بنیاد پر کھڑی نہ کر سکے گی اور اس میں سخت اخلاقی اور نظریاتی انتشار برپا ہوگا۔ ایسی حالت میں یہ ضروری تھا کہ اسی جدوجہد کے دوران میں مسلمانوں کے اندر ایک دوسری ایسی جماعت منظم ہو جائے جو پاکستان قائم ہونے کے بعد اس ریاست کو اخلاق کی تباہی سے بچانے اور اسے اسلام کے راستے کی طرف موڑنے کے لئے کام کر سکے۔" (ایضاً ص۲۷-۲۸)

کیا مودودی صاحب سنہ ۱۹۴۱ء سے لے کر سنہ ۱۹۴۶ء تک کی اپنی کوئی تحریر پیش کر سکتے ہیں جس میں آپ نے پاکستان کے جہاد سے علیحدہ رہنے کے لئے یہ وجوہات بیان کی ہوں۔ بعد میں اگر کچھ اس ضمن میں کہا بھی ہے تو اس کی حیثیت "مشت بعد از جنگ" سے زیادہ نہیں۔ پھر اگر مان بھی لیا جائے کہ مودودی صاحب کے ذہن میں علیحدگی کی یہی وجوہات تھیں تو آپ دوسری وجہ کے مطابق کیوں بھارت کو سب چھوڑنے والوں سے پہلے چھوڑ کر پاکستان آ گئے تھے؟۔ اگر آپ پہلے ہی پاکستان میں ہوتے تو بات دوسری تھی مگر بھاگ کر آنا تو آپ کی عملی تردید کرتا ہے کہ آپ کے دل میں علیحدگی کی کوئی ایسی وجہ پہلے ہی تھی۔ خیر گذشت آنچہ گذشت کیا مودودی صاحب اب بھی اپنے تمام عملہ خولہ اور لٹریچر کے ساتھ واپس جانے کے لئے تیار ہیں؟ کہا جا سکتا ہے کہ بھارت میں بھی جماعتِ اسلامی ہے۔ بیشک اس نام کی ایک جماعت ضرور ہے مگر وہ عملاً مودودی صاحب کے اصولوں کو چھوڑ چکی ہوئی ہے اور جماعتِ احمدیہ کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگرچہ مودودی صاحب کی نظریاتی بھول بھلیوں میں پریشان ہے۔

اسلام ایک بین الاقوامی دین ہے اور اس کے اصول آج نیشنلزم کے زمانہ میں بھی ہر ملک میں کامیابی کے ساتھ زیرِ عمل لائے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ جماعتِ احمدیہ انہی اصولوں پر قائم ہے اور ہر ملک میں اس کے اسلامی مشن قائم ہیں۔ مگر ایسا اسلام تو اسلامی ممالک میں بھی نہیں چل سکتا جس کی بنیاد ہی باب الحیل پر ہے۔

(باقی ص۴ پر)

تقویٰ — اور — اس کے حصول کے ذرائع

مکرم مولوی صدر الدین صاحب مولوی فاضل سابق مبلغ ایران

تقوےٰ کے معنے پرہیز گاری کے ہیں۔ یعنی اللہ تعالےٰ کے مقرر فرمودہ اوامر و نواہی کی بجاآوری میں پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری کی جائے اور اس کا خوف دل پر طاری رہے اور چھوٹے چھوٹے گناہوں سے بھی انسان بچے اور مشکوک چیزوں سے بھی پرہیز کرے۔ اور اپنی حدود کے اندر رہے۔ اپنے حقوق سے تجاوز کر کے کسی کے حقوق پر دست درازی نہ کرے اور تمام معاملات میں عدل و انصاف سے کام لے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من امن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واٰتی المال علیٰ حبہ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوٰۃ واٰتی الزکوٰۃ والموفون بعھدھم اذا عاھدوا والصابرین فی البأساء والضراء وحین البأس اولٰئک الذین صدقوا واولٰئک ھم المتقون۔

(سورۂ بقرہ رکوع ۲۲ آیت ۱۷۸)

یعنی تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں۔ لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ تعالےٰ پر اور آخری دن پر اور فرشتوں کتابوں اور نبیوں پر ایمان لایا اور اس نے اللہ تعالےٰ کی محبت میں رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر اور سوالیوں اور غلاموں کی آزادی میں مال دیا۔ اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اپنے عہد کو پورا کرنے والے جب وہ عہد کریں اور تنگی میں اور بیماری میں اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے کامل نیک ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو اپنے قول کے سچے نکلے اور یہی لوگ کامل متقی ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے چند اصولی امور کو سر انجام دینے والوں کو کامل متقی قرار دیا ہے۔ کیونکہ جملہ امور اوامر و نواہی کے اسی میں آجاتے ہیں۔ ایک نبی پر ایمان لانا اور اس کی ہدایت پر عمل کرنا ہی حقیقی تقویٰ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہدایت حاصل کرنے کے لئے کبر و غرور۔ بخل اور حب دنیا اور عشرت کی راہوں اور بدگمانی کے ترک کرنے کو تقوےٰ قرار دیا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے

تقوےٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو\
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو\
اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو\
اس یار کے لئے رہِ عشرت کو چھوڑ دو\
لعنت کی ہے یہ راہ سو لعنت کو چھوڑ دو

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۸)

پھر آپ فرماتے ہیں:

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں\
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں\
بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے\
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے\
اک بات کہہ کے اپنے عمل سارے کھوتے ہیں\
پھر شوخیوں کا بیج وہ ہر وقت بوتے ہیں

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹)

ہر نبی جو دنیا میں آیا اس کے نہ ماننے اور کفر اختیار کرنے کی بڑی وجہ لوگوں کا تکبر اور نخوت ہی ہے۔ چنانچہ صوفیا نے لکھا ہے کہ سب سے پہلا گناہ جو دنیا میں ہوا وہ تکبر ہے۔ جس کا مرتکب شیطان ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ابیٰ واستکبر وکان من الکافرین (سورہ بقرہ ع ۴) کہ شیطان نے آدم کے سامنے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اور تکبر کیا۔ اور وہ کافروں میں سے تھا۔ پس متقی وہ شخص ہے جو کبر و نخوت کو بکلی چھوڑ دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس شرائط بیعت میں ساتویں شرط یہی قرار دی ہے کہ بیعت کنندہ تکبر کو چھوڑ دے۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:

"ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کرے گا۔"

(از اشتہار تکمیل ہدایت ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نزول المسیح میں تکبر کی اہمیت اور اس کے خطرناک نتائج کو کھول کر بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اور پھر براہین احمدیہ میں الہام ہے الم نجعل لک سھولۃ فی کل امر بیت الفکر وبیت الذکر ومن دخلہ کان اٰمنا۔ یعنی ہم نے تیرے لئے بیت الفکر اور بیت الذکر بنایا۔ اور جو ان میں داخل ہوگا وہ امن میں آجائے گا چونکہ اللہ تعالےٰ جانتا تھا کہ ملک میں عام طاعون پڑے گی۔ اور کسی کم مقدار کی حد تک قادیان بھی اس سے محفوظ نہیں رہے گی۔ اس لئے اس نے آج کے دنوں سے تئیس برس پہلے فرمادیا کہ جو شخص اس مسجد اور اس گھر میں داخل ہوگا یعنی اخلاص اور اعتقاد سے وہ طاعون سے بچایا جائے گا۔ اسی کے مطابق ان دنوں میں خدا تعالےٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا

انی احافظ کل من فی الدار الا الذین علوا من استکبار واحافظک خاصۃ سلام قولاً من رب رحیم۔

یعنی ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا۔ مگر وہ لوگ جو تکبر سے اپنے تئیں اونچا کریں اور میں تجھے خصوصیت کے ساتھ بچاؤں گا۔ خدائے رحیم کی طرف سے تجھے سلام۔

جاننا چاہیئے کہ خدا کی وحی نے اس ارادہ کو جو قادیان کے متعلق ہے دو حصوں پر تقسیم کر دیا ہے۔

(۱) ایک وہ ارادہ جو عام طور پر گاؤں کے متعلق ہے اور وہ ارادہ یہ ہے کہ یہ گاؤں اس شدت سے جو افراتفری اور تباہی ڈالنے والی اور ویران کرنے والی اور تمام گاؤں کو منتشر کرنے والی ہو محفوظ رہے گا۔

(۲) دوسرے یہ کہ خدائے کریم خاص طور پر اس گھر کی حفاظت کرے گا۔ اور اس تمام عذاب سے بچائے گا جو گاؤں کے دوسرے لوگوں کو پہنچے گا۔ اور اس وحی اللہ کا اخیر فقرہ ان لوگوں کے لئے منذر ہے جن کے دلوں میں بے جا تکبر ہے۔

اس لئے میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے۔ پس مجھ سے سمجھ لو کہ میں خدا کی روح سے بولتا ہوں۔

ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر سمجھتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دے دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اس کو دی تھی اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحت بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوت اور طاقت پر نازاں ہے اور وہ اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزاء سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سناتا ہے وہ بھی متکبر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدت دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دعا مانگنے میں سست ہے وہ بھی متکبر ہے کیونکہ قوتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اس نے شناخت نہیں کیا اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھا ہے۔ سو تم اے عزیزو۔ ان تمام باتوں کو یاد رکھو۔ ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالےٰ کی نظر میں متکبر ٹھہر جاؤ۔ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سننا نہیں چاہتا اور منہ پھیر لیتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دعا کرنے والے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا۔ اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تاکہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دنیا میں کسی سے محبت ممکن ہے تم اس سے کرو اور جس قدر دنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دل ہو جاؤ۔ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔

(نزول المسیح صفحہ ۲۳ تا ۲۵)

پس تقویٰ کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان تکبر اور نخوت کو پوری طرح خیرباد کہہ دے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔

اسی طرح تقویٰ حاصل کرنے کے لئے اور متقی بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بخل کو چھوڑ دے۔ کیونکہ بخل انسان کی تباہی کا باعث ہے اور اس

کو ہلاکت کے گڑھے میں گراتا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخل سے بچنے کیلئے دعا سکھلائی ہے۔ و اعوذ بك من الجبن والبخل۔

(حدیث ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب الاستعاذۃ)

یعنی اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ بزدلی اور بخل سے پناہ مانگتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔

عن جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الظلم فإنّ الظلم ظلمات یوم القیامة واتقوا الشحّ فان الشحّ اهلك من قبلكم حملهم على ان سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم (حدیث صحیح مسلم الجزء الثانی کتاب البر والصلوٰة والآداب باب تحریم الظلم)

یعنی جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم سے بچو۔ کیونکہ ظلم قیامت کے دن بہت سے اندھیرے ہوگا۔ اور بخل سے بچو کیونکہ بخل نے تم میں سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا ان کو اس بات پر برانگیختہ کیا کہ وہ لوگوں کا خون بہائیں اور ان کے محارم کو حلال سمجھیں۔

بخل کی وجہ سے لوگوں نے اپنے فوائد کو چھوڑنا گوارا نہ کیا اور انبیاء علیہم السلام کا انکار کر دیا۔ اور ہر قسم کی روحانی جسمانی مالی اور علمی نعمت اپنے تک ہی محدود کرنے کی کوشش کی اور دنیا میں ایک بہت بڑا فساد برپا کر دیا جس کی وجہ سے جسمانی اور روحانی طور پر ہلاک و برباد ہوئے۔

اسی طرح تقوی اس بات میں ہے کہ انسان حُبّ دنیا کو چھوڑے اور آخرت کو سنوارنے کی کوشش کرے۔ کیونکہ حبّ الدنیا راس خطیئۃٍ مانی ہوئی بات ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اس وقت توحید حرف زبان پر رہ گئی ہے سچا موحّد کوئی نظر نہیں آتا ہر ایک دل دنیا کی محبت میں غرق ہو رہا ہے۔ کسی کو دین کے واسطے ذرہ برابر کام کہا جاتا ہے تو وہ سوچ بچار میں پڑ جاتا ہے۔ اسی وقت دین غریب، بے کس اور یتیم ہو رہا ہے۔ یہ کلمہ نہایت موزوں سچا اور بابرکت ہے کہ حبّ الدنیا راس کل خطیئۃٍ دنیا کی محبت ہر بدی کی ابتداء ہے اکثر لوگ دنیا ہی کی محبت کے سبب ہلاک ہو رہے ہیں ورنہ وہ جانتے ہیں کہ جس مذہب اور طریق کو انہوں نے اختیار کر رکھا ہے وہ اچھا نہیں اکثر ہندو اور آریہ دل سے جانتے ہیں کہ ان کے اصول اور فروع اچھے نہیں ہیں ہزاروں عیسائی بخوبی آگاہ ہیں کہ عیسیٰؑ ایک انسان تھا اور وہ خدا نہیں ہو سکتا لیکن دنیا کی محبت ہے جو انہیں کچھ کرنے نہیں دیتی اور زیادہ تر عیسویت کی امداد میں عورتیں ہیں جو جاہل ہیں۔ اور شرک عورت سے ہی شروع ہوا ہے اور عورتوں کے ساتھ ہی اس کا قیام ہے۔ یورپ کے عالم اور فاضل لوگ اس کے قائل نہیں رہے اور درحقیقت عیسوی مذہب ہی ایسا ہے کہ فطرت انسانی اس کو دھکے دیتی ہے۔ فطرت اس کو مان ہی نہیں سکتی اگر درمیان میں دنیا کا تعلق اور محبت نہ ہوتی تو ان کا ایک گروہ کثیر آج ہی مسلمان ہو جاتا۔ بعض لوگ مدت تک بظاہر عیسائی رہ کر بالآخر مرتے وقت یہ وصیت کر جاتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہماری تجہیز و تکفین اسلام کے مطابق ہو۔ اسلام لوگوں کے دلوں میں گھر کر رہا ہے اور یورپ اور ایشیا کے لوگ اندر ہی اندر اس بات کو بخوبی سمجھ رہے ہیں کہ دیگر ادیان باطل ہیں مگر دنیا سب کو محبوب ہو رہی ہے یہ ایک زہر ہے جو ایک منٹ کیا ایک سیکنڈ میں ہلاک کر دیتی ہے۔ بڑا گناہ جو اس زمانہ میں پیدا ہوا ہے وہ حبّ دنیا ہی ہے۔ یہ ایک باریک زہریلا کیڑا ہے جو کہ خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا"

(احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے۔ صفحہ ۵ و ۶)

اسی طرح تقویٰ کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ انسان عشرت کی زندگی سے مجتنب رہے کیونکہ یہ بالآخر انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب سے محروم کر دیتی ہے۔ اور بربادی کی طرف لے جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۹)

پھر حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ عرش کا نزول
اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا
جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات
اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹)

اسی طرح متقی بننے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بچے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ یایها الذین امنوا اجتنبوا کثیرًا من الظن انّ بعض الظنّ اِثمٌ۔

(سورۃ حجرات ع۲ آیت ۱۳)

یعنی اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"یہ خوب یاد رکھو کہ ساری خرابیاں اور برائیاں بدظنی سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس سے بہت منع فرمایا ہے اور پھر فرمایا کہ اِنّ بعض الظّن اِثمٌ۔ اگر مولوی لوگ ہم سے بدظنی نہ کرتے اور صدق اور استقلال کے ساتھ وہ ہماری باتیں سنتے۔ ہماری کتابیں پڑھتے اور ہمارے پاس رہ کر ہمارے حالات کا مشاہدہ کرتے تو ان الزامات کو جو وہ ہم پر لگاتے ہیں ہرگز نہ لگاتے۔ لیکن جب انہوں نے خدا تعالیٰ کے ارشاد کی عظمت نہ کی اور اس پر کاربند نہ ہوئے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھ پر بدظنی کی اور میری جماعت پر بھی بدظنی کی اور جھوٹے الزامات اور اتہامات لگانے شروع کر دئے۔ یہاں تک کہ بعض نے بڑی بے باکی سے یہ لکھ دیا کہ یہ تو دھریوں کا گروہ ہے اور یہ لوگ نماز نہیں پڑھتے اور روزے نہیں رکھتے وغیرہ وغیرہ۔ اب اگر وہ اس بدظنی سے بچتے تو ان کو جھوٹ کی لعنت کے نیچے نہ آنا پڑتا اور وہ اس سے بچ جاتے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطاکاروں کو معاف کر دے گا۔ اور نیکوکاروں کو عذاب دیگا ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے اس لئے کہ یہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ ۲۷۱ و ۲۷۲)

نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"بدبخت تر تمام جہاں سے وہی ہوا۔ جو ایک بات کہہ کے ہی دوزخ میں جا گرا۔ پس تم بچاؤ اپنی زبان کو فساد سے۔ ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے۔ دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا۔ سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا وہ اک زبان ہے عضو نہانی ہے دوسرا۔ یہ ہے حدیث سیدنا سید الورا۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ صفحہ ۹ و ۱۰)

لیڈر — (بقیہ صفحہ ۲)

ہم نے جو اوپر دو ٹکڑے مودودی صاحب کے بیان کے نقل کئے ہیں۔ دونوں باہم متضاد ہیں۔ پہلے میں کہا گیا ہے کہ ہم نے مخالفت ہی نہیں کی۔ دوسرے میں کہا گیا ہے کہ اگر مخالفت نہ کی جاتی تو یہ نقصان ہوتا یا مخالفت کا یہ یہ فائدہ ہے۔ یہ نقصان یا فائدہ تو اس صورت میں مترتب ہو سکتا تھا جب مودودی صاحب کھلی کھلی مخالفت کرتے جیسا کہ انہوں نے فی الواقعہ کیا۔

الغرض مودودی صاحب قانون کی زد سے بچنے کے لئے متضاد بیانیوں تک کی پرواہ نہیں کرتے اور یہ نہیں سوچتے کہ انسان کی عدالت میں تو وہ ایسے بیان دے کر شاید بچ جائیں مگر اس احکم الحاکمین کی عدالت میں ان دکھاوا نہ باتوں کی کوئی اہمیت نہیں جس کی حکومت بزعم خود قائم کرنے کے لئے آپ کھڑے ہونے کے دعویدار ہیں۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے ہمیں ان بیانات کی قانونی اہمیت سے کوئی غرض نہیں چونکہ آپ اسلامی زندگی کے قیام کے دعویدار ہیں۔ ہم نے یہ صرف اسلامی اخلاق کے پہلو سے عرض کیا ہے اس لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو صحیح اسلامی طریق اختیار کرنے کی توفیق عطا کرے اور محض قانونی رخنوں سے فائدہ اٹھانے کے جذبات سے رہائی عطا کرے کیونکہ یہ بات ایک سچے مومن کی شان سے بعید ہے کہ وہ محض قانونی "حیل" کے ذریعہ جان چھڑائے۔

(باقی)

نمایاں کامیابی

میری لڑکی زاہدہ آر۔ یو بنت مرزا رحمت اللہ بیگ سیکشن آفیسر امسال میٹرک کے امتحان میں بفضلہ تعالیٰ ۷۷۷ نمبر حاصل کر کے کامیاب ہوئی ہے۔ عزیزہ نے اپنے سکول میں اوّل اور ضلع لاہور میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالےٰ عزیزہ کی کامیابی کو اپنے فضل سے حسنات دارین کا موجب بنائے — نیز میرا لڑکا مظفر مرزا لاہور میں فرسٹ ایئر انجنیئرنگ اور بھائی ڈاکٹر عبد الباسط لندن میں ایف۔ آر۔ سی۔ ایس کے فائنل امتحان میں شامل ہو رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔ (بیگم مرزا رحمت اللہ بیگ سیکشن آفیسر ۹۲ اپر مال سکیم۔ لاہور ۳)

نوٹ:۔ اس موقع پر محترمہ بیگم صاحبہ مرزا رحمت اللہ بیگ صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کروایا ہے۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔ (مینیجر)

پادریوں کے سوال کا جواب

قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کے چار ثبوت

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

مکرم چوہدری دین محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھوڑو ضلع شیخوپورہ لکھتے ہیں کہ:-

"عیسائیوں کی طرف سے اعتراض ہے کہ قرآن شریف آسمانی کتاب نہیں ہے پہلی کتابوں کی نقل ہے قرآن شریف کا خدا تعالے کی طرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونا قرآن مجید کے رو سے ثابت کیا جائے۔"

الجواب (۱) پادری صاحبان کو اپنے اس غلط دعویٰ کا کوئی ثبوت بھی دینا چاہیئے تھا کہ "قرآن مجید پہلی کتابوں کی نقل ہے۔" یہ بات تو ہر منکر ہی الہامی کتاب کے متعلق کر سکتا ہے۔ قرآن مجید نے فرمایا ہے۔ فیھا کتب قیمۃ کہ قرآن مجید میں جملہ دائمی صداقتوں کو اکٹھا کر دیا گیا ہے اور ظاہر ہے۔ کہ دائمی صداقتوں میں بنیادی طور پر اختلاف نہیں ہو سکتا۔ مثلاً یہ حکم ہے کہ سچ بولو۔ تو اب یہ حکم ویدا، ژندوستا، توراۃ، زبور، انجیل اور قرآن مجید سب جگہ موجود ہوگا اسے "نقل" قرار دینا محض بے وقوفی کی بات ہوگی۔ البتہ سچ بولنے کی جو تفصیل قرآن مجید نے دی ہے۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ وہ نہ توراۃ میں ہے نہ انجیل میں اور نہ کسی اور کتاب میں یہی حال عرفان کی تعلیم کے متعلق ہے۔ معاملات کی تعلیم کے متعلق ہے۔ عقائد کی تعلیم کے متعلق ہے۔ پس پادریوں کا یہ دعوےٰ سراسر باطل ہے کہ قرآن مجید پہلی کتابوں کی نقل" ہے کوئی معین بات پیش کی جائے تو اس پر زیادہ وضاحت اور مفصل سے گفتگو ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید نے تو عیسائیوں کے تمام عقائد کی تردید کی ہے۔ مسیح کی الوہیت کا انکار کیا۔ صلیبی موت کی تردید کی۔ کفارہ کا رد کیا وہ نقل کس طرح ہے؟

(۲) اہل عیسائیوں کا یہ سوال درست ہے کہ قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کے ثبوت پیش کئے جائیں۔ اس سوال کے جواب میں آج میں صرف مندرجہ ذیل چار ثبوت پیش کرتا ہوں۔

اوّل۔ قرآن مجید نے دعوےٰ کیا ہے وانہ لفی زبر الاولین (شعراء ۱۹۶) کہ میری پیشگوئی سابقہ صحیفوں میں موجود ہے فرمایا یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ والانجیل (الاعراف ۱۵۷) کہ عیسائی آنحضرت اور آپ کی کتاب قرآن مجید کی پیشگوئی توراۃ و انجیل میں پڑھ سکتے ہیں اب ظاہر ہے کہ اگر قرآن مجید کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نزول توراۃ و انجیل کی پیشگوئی کے مطابق ہے تو یہود و نصاریٰ پر دوہری حجت قائم ہو جاتی ہے کہ وہ قرآن مجید کا منجانب اللہ ہونا تسلیم کریں۔ استثناء $\frac{18}{18-19}$ میں مثیل موسیٰ کے بنی اسمٰعیل میں سے ہونے کی پیشگوئی موجود ہے۔ اس نبی پر کلام خدا کے نزول کا بھی ذکر ہے پھر استثناء $\frac{33}{2}$ میں مذکور ہے کہ یہ تجلی فاران کے پہاڑ سے ہوگی اور وہ موعود دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آئیگا اور اسکے دہنے ہاتھ میں ایک آتشی شریعت ہوگی۔ یہ صاف قرآن مجید کا ذکر ہے۔

انجیل میں حضرت مسیح نے فرمایا کہ "مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا" (یوحنا $\frac{16}{12-13}$) یہ "تمام سچائی" قرآن مجید ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم (المائدہ) کہ آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور قرآن مجید کے ذریعہ تمام سچائی کی راہ واضح کر دی ہے۔

دوم۔ قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ وہ بے نظیر اور بے مثال کتاب ہے۔ سارے انسان مل کر بھی اس کی ایک سورۃ کی مانند سورۃ نہیں بنا سکتے۔ نہ اس جیسی فصیح و بلیغ آیات بن سکتی ہیں نہ ہی اس جیسی اعلیٰ تعلیم پیش کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا قل لئن اجتمعت الانس والجن علیٰ ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً (بنی اسرائیل ۸۹) کہ اگر چھوٹے اور بڑے سب انسان مل کر بھی قرآن مجید کی مثل بنانا چاہیں۔ تو وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتے ظاہر ہے کہ چودہ سو سال سے یہ چیلنج موجود ہے۔ مگر کوئی اسے توڑ نہیں سکا اور یہ قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے پر ایک زبردست دلیل ہے

سوم۔ قرآن مجید نے نہایت تحدی کے ساتھ دعویٰ کیا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر ۹) کہ اللہ تعالےٰ نے ہی اسے نازل کیا ہے اور وہی اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے گویا قرآن مجید کا قائم رہنا اور ہر قسم کی تحریف۔ تبدیلی اور ترمیم سے محفوظ رہنا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ یہ فی الواقعہ اللہ تعالےٰ کا نازل کردہ کلام ہے دیکھ لیجئے انجیلوں میں آئے دن کتر و بیونت ہوتی رہتی ہے آیتوں کے الفاظ بلکہ آیتوں کی آیتیں کم یا زیادہ ہو رہی ہیں مگر قرآن مجید چودہ سو سال سے بالکل محفوظ ہے یہانتک کہ سر ولیم میور نے بھی اعتراف کیا ہے کہ قرآن مجید آج بھی ہو بہو اسی طرح محفوظ ہے جس طرح کہ آنحضرت کے وقت میں تھا (لائف آف محمد)

چہارم:۔ قرآن مجید کے منجانب اللہ ہونے کا ایک زبردست ثبوت اس کی وہ پیشگوئیاں ہیں جو ہر زمانہ میں پوری ہو کر اس کی صداقت پر زندہ دلیل ہوتی ہیں پھر اس کے منجانب اللہ ہونے کا ثبوت وہ زندہ روحانی لوگ ہیں جو ہر زمانہ میں قرآنی تعلیمات کی پیروی کر کے مقرب بارگاہ ایزدی بنتے ہیں یہ گویا قرآن مجید کے شیریں ثمرات ہیں جن کے متعلق فرمایا!

توتی اکلھا کل حین باذن ربھا (ابراہیم ۲۵)

کہ قرآن مجید کے تازہ پھل اس کی صداقت پر زبردست دلیل ہیں

فی الحال اسی پر اکتفا کرتا ہوں آپ پادری صاحبان کے سامنے یہ دلائل رکھیں اور پھر دیکھیں کہ وہ کیا کہتے ہیں!

(خاکسار ابوالعطاءؔ جالندھری)

محترمہ والدہ صاحبہ کی یادیں!

از کلثوم آرا بیگم صاحبہ اہلیہ میجر ستار بخش صاحب راولپنڈی

میری والدہ محترمہ سیدہ محمدی بیگم صاحبہ اہلیہ محترم سید محمد اشرف صاحب مرحوم ۲۱ر۲۱ر رمضان المبارک ۱۹۶۴ء کی درمیانی شب وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال کی تھی آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی اور اس طرح صحابیات حضرت مسیح موعود میں شامل ہونے کا شرف پایا۔

اگرچہ دل بہت ہی غمگین ہے لیکن ان کے انجام کو دیکھتے ہوئے دل کو سکون بھی ہے ہمیں اللہ تعالےٰ کے رسول نے یہی سکھایا ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کی رضا پر راضی رہیں میں خدا تعالےٰ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالےٰ بے شمار رحمتیں اور برکتیں مرحومہ ان پر نازل فرمائے (آمین)

مرحومہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں بہت نیک دین سے محبت کرنے والی ہمدرد اور خدا ترس تھیں۔ مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری عقیدت اور محبت تھی اور ان کے لئے ہمیشہ التزام سے دعائیں کرتی تھیں خاص طور پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ تو خاص عقیدت تھی جلسہ سالانہ پر ضرور جاتیں اور ان کے گھر قیام فرماتیں حضرت میاں صاحب کی وفات سے ایک دن پہلے ان کی طبیعت بہت خراب ہوگئی اور فرمانے لگیں آج میرا سانس کچھ گھٹا گھٹا سا ہے اور جب دوسرے دن حضرت میاں صاحب کی وفات کا سنا تو بے حد غمگین ہو گئیں اس کے بعد ان کی بیماری بڑھتی ہی چلی گئی۔ مرحومہ نماز کی بہت پابند تھیں اور نماز میں رو رو کر دعائیں کرتی تھیں اور ہر وقت ہمیں نمازوں کی تلقین کرتیں اور اتنی لمبی عمر ہونے کے باوجود کھڑے ہو کر نماز پڑھتیں مرحومہ اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی ہوئیں ان کے بہن بھائیوں میں سے کوئی بھی احمدی نہ ہوا یہاں تک کہ ابا جان سے بھی پہلے انہوں نے احمدیت قبول کی اور بہت تکلیفیں اٹھائیں مگر اتنی صابر تھیں کہ کبھی زبان پر اف تک نہ لائیں آپ احمدیت کی شیدائی تھیں آپ چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں تہجد باقاعدگی سے پڑھتی تھیں نماز سے فارغ ہو کر نماز اشراق بھی باقاعدہ پڑھتیں۔ نمازیں اکثر مسجد میں ادا کرنے کی کوشش کرتیں۔ اور پردے کی سختی سے پابند تھیں نظر کمزور ہو گئی تھی ڈاکٹروں نے کہا کہ اب آپ برقعہ نہ پہنیں مگر وہ فرماتیں میں کیسے برقعہ اتار سکتی ہوں دو تین دفعہ گریں آپ کا بازو ایک دفعہ ٹوٹ گیا اور بہت چوٹیں آئیں مگر آپ نے برقعہ نہ اتارا ایک دفعہ آپ کا ہاتھ ٹوٹ گیا اس ہاتھ سے آپ زیادہ کام بھی نہ کر سکتی تھیں یہ تکلیف آپ کو عمر تک رہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ جاری رکھا آخری عمر میں نظر کی خرابی کی وجہ سے مطالعہ نہ جاری رکھ سکیں اس لئے وہ دوسروں سے سنتی رہتیں اور الفضل کا بڑی بے چینی سے انتظار کرتیں اور جب آجاتا تو بڑے غور سے سنتیں اور خود بھی درود شریف پڑھتی اور جو ساتھ بیٹھا ہو اسے بھی تلقین کرتیں اور فرماتیں دیکھو بیٹی کبھی فارغ نہ بیٹھا کرو منہ میں کچھ نہ کچھ پڑھتی رہا کرو اللہ تعالےٰ بہت فضل نازل کرے گا انھوں نے اپنے نوکروں اور محلے کے بچوں کو قرآن شریف پڑھایا جو کوئی کہتا تو فوراً تیار ہو جاتیں اور فرماتیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے دین کو پھیلانے کا موقعہ دے گا تو میں کیوں نہ اسے بخوشی قبول کروں اور بڑے شوق اور لگن سے پڑھاتیں چونکہ میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھی اس لئے میرے ساتھ خاص محبت تھی اور دوسرے بہن بھائیوں سے فرماتیں کہ یہ سب سے چھوٹی ہے اس کا خیال رکھنا اور اس کو میرے بعد ماں کا پیار دینا تاکہ یہ محسوس نہ کرے کہ میری ماں اس دنیا سے جا چکی ہے الغرض میری والدہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں میں اپنے احمدی بزرگوں بھائیوں اور بہنوں سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنی دعاؤں میں میری والدہ محترمہ کو یاد رکھیں کہ خدا تعالےٰ ان کی روح پر بے شمار رحمتوں اور فضلوں کی بارش برسائے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات کو جادہ سے زیادہ بلند فرمائے اور ان کو اپنے خاص قرب میں جگہ عطا فرمائے آمین یا رب العالمین۔ نیز ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں والدہ محترمہ کی سب خوبیوں کا وارث بنائے اور احمدیت کا مخلص خادم بنائے آمین

خاکسارہ کلثوم آرا بیگم اہلیہ میجر ستار بخش صاحب

(راولپنڈی)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا تھا۔ کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ مگر ان میں کوئی گریجوایٹ نہیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں۔ اور قرضے کے اوپر کچھ وظیفہ دیدیا کریں۔ تو چند سال میں کئی لڑکے گریجوایٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم:۔ جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ⅘ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ⅕ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ⅕ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ⅖ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے:۔

اول زمیندارہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا۔ سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا۔ اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی ایک ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے۔ ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائیگا یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

آپ ازراہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اس میں شامل ہو کر آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی۔ جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ "پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" کی مد میں ارسال فرمایا کریں۔ والسلام (ناظر تعلیم)

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنگ انسٹی ٹیوٹ ریلوے روڈ لاہور

مجوزہ فارم میں درخواستیں ۶/۶۲-۶ تک ڈپلومہ کورسز کے لئے بنام پرنسپل۔ کورسز:۔ (۱) الیکٹریکل (۲) مکینیکل (۳) ریڈیو (۴) آٹوموبائیل (۵) ڈرافٹنگ ڈیزائننگ (۶) ریفریجریشن وایر کنڈیشننگ ٹکنالوجیز۔ شرائط: میٹرک در ریاضی۔ ڈرائنگ فزکس وکیمسٹری (پ۔ ٹ ۵/۶۲/۳۱)

داخلہ ایگریکلچرل یونیورسٹی لائلپور

دوسالہ ایف ایس سی ایگریکلچرل کورس کی فرسٹ ایر کلاس میں داخلے کے لئے سادہ کاغذ پر درخواستیں ۶/۶۲-۱۰ تک بذریعہ رجسٹری۔ انٹرویو ۶/۶۲-۱۰ بوقت ۹ بجے صبح۔ یہ امتحان پاس کر کے طلبہ بی ایس سی آنرز کورس ایگریکلچرل یا بی۔ ایس۔ سی (ایگریکلچرل انجنیرنگ) کورس یا ڈاکٹر آف ویٹرنری میڈیسن کورس میں داخلہ لے سکیں گے۔ بنا بر قابلیت وظائف ومراعات فیس۔

شرائط: میٹرک سائنس۔ ۶/۶۲-۱ کو عمر ۲۱ تک۔

کوائف درخواست (۱) نام و پتہ امیدوار (۲) ولدیت (۳) نام سکول جہاں سے میٹرک کیا (۴) سال (۵) رول نمبر (۶) نمبر حاصل کردہ و ڈویژن (۷) مضامین جن میں پاس ہوا۔ (۸) جائے ولادت و تاریخ پیدائش۔ انٹرویو پر مندرجہ ذیل سندات پیش ہوں (۱) سرٹیفکیٹ ولدیت (۲) پروونشل سند (۳) کیریکٹر سرٹیفکیٹ (۴) پاسپورٹ سائز فوٹو۔ ۶/۶۲-۲۳

کمشن اکاؤنٹس برانچ پی اے ایف

انتخاب ۲ تا ۶ جون۔ پی اے ایف ریکروٹنگ آفس ہماچیا لاہور دفتر بھرتی ۳۵ ایبٹ روڈ میں کریگا۔

شرائط۔ پاکستانی یونیورسٹی ڈگری۔ عمر ۶/۶۲-۱۵ کو ۲۱ تا ۳۰۔

مجاہدین تحریک جدید کیلئے آسمانی بشارت

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تحریک جدید کے مجاہدین کی تعریف میں وہ مبشرین بھی شامل ہیں جو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ممالک بیرون میں مجاہدہ کر رہے ہیں اور وہ مخلصین بھی شامل ہیں جو اپنے عزیز اموال سے ان مجاہدین اسلام کی امداد کر رہے ہیں۔ کیونکہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے الدال علی الخیر کفاعلہ۔ یعنی کسی نیک کام کا سامان مہیا کرنے والا بھی اس نیک کام کرنے والے کے برابر ہوتا ہے۔ پس ہر وہ مخلص احمدی جو اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مقدور بھر مالی قربانی پیش کر رہا ہے۔ لاریب اللہ تعالیٰ کی نظر میں مجاہد ہے۔ علاوہ ازیں اس دور میں دین کے لئے مالی قربانی ایک زبردست جہاد بالنفس ہے۔ پس ضروری تھا کہ ایسے مجاہدین کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی بشارت ہوتی سو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"تحریک جدید کا جہاد کبیر وہ شان رکھتا ہے کہ اس میں اخلاص سے حصہ لینے والوں کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کا مقام عطا فرمائیگا کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء کے لئے اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اس میں حصہ لیا اور یہی وہ پانچ ہزاری فوج ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے پورا کرنے میں حصہ لے رہی ہے"

یہاں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس پانچ ہزاری فوج کا ذکر فرمایا ہے۔ اس بارہ میں آسمانی بشارت کے اصل الفاظ قارئین کرام کے ازدیاد ایمان وعمل کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ انسان کی صورت میں دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے وہ میری اس بات کو سن کر بولا کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ اگرچہ پانچ ہزار تھوڑے آدمی ہیں پر اگر خدا چاہے تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی کم من فئۃ قلیلۃ غلبت فئۃ کثیرۃ باذن اللہ۔" (تذکرہ طبع ثانی ص ۱۸۳)

پس تحریک جدید کے مجاہدین جو جہاد بالنفس میں مصروف ہیں یا جہاد بالمال میں اس آسمانی بشارت کے مورد ہیں۔ اور انہیں اس نعمت کی تحدیث اس طرح کرنی چاہیئے کہ قربانی کے بعد ان میں ان کا قدم ہمیشہ تیز سے تیز تر ہوتا چلا جائے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے خالق و مالک کی یہ پیاری آواز اپنے کانوں سے سن لیں۔ "اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ اس حال میں کہ تو اسے پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے"

اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ جماعت احمدیہ جڑانوالہ مسجد کے کیس میں کامیابی کے واسطے بزرگان جماعت و درویشان قادیان وجملہ احباب جماعت کی دعاؤں کی محتاج ہے۔ (عبدالرحمن کنوینر مسجد کمیٹی جڑانوالہ)

۲۔ عزیزم منور احمد بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے اس کو شفا عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرماوے۔ (حکیم صوفی دین محمد سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

۴ داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ پشاور

مجوزہ فارم میں درخواستیں بنام پرنسپل ۶/۶۲-۲۷ تک داخلہ ڈپلومہ کورسز۔ داخلہ بنا بر قابلیت۔ کورسز (۱) الیکٹریکل ٹکنالوجی (۲) مکینیکل ٹکنالوجی (۳) آٹوموبائیل ٹکنالوجی ہر ٹکنالوجی کا سہ سالہ کورس ہے۔ شرائط:۔ میٹرک در ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری کل سیٹیں ۱۲۰۔ پراسپکٹس ۵۰/۱ روپیہ کا منی آرڈر بھیجکر (پ۔ ٹ ۶/۶۲/۲)

داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ سیالکوٹ

سہ سالہ ڈپلومہ کورس کیلئے درخواستیں ۶/۶۲-۲۰ تک مجوزہ فارم میں بنام پرنسپل۔ کورسز (۱) آٹوموبائیل اینڈ ڈیزل ٹکنالوجی (۲) الیکٹریکل ٹکنالوجی (۳) مکینیکل ٹکنالوجی۔ شرائط:۔ میٹرک در ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری سیکنڈ ڈویژن۔ عمر ۶/۶۲-۱ کو ۱۵ تا ۲۵۔ کل سیٹیں ۱۲۰ (ہر ٹکنالوجی کی ۴۰)۔ انتخاب بنا بر قابلیت ٹیکنیکل ہائی سکول کے میٹریکولیشن کو ترجیح۔ (پ۔ ٹ ۶/۶۲/۲) (ناظر تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے وصیت کنندہ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۳۶۱

میں نیاز بیگم زوجہ چوہدری عبدالعزیز صاحب قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت ذاتی کوئی جائداد نہیں ہے صرف زیور جس کی تفصیل درج ذیل ہے موجود ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے نام کرتی ہوں۔ اور یہ اقرار بھی کرتی ہوں اس جائداد کی وصیت ادا کر دوں گی میرا حق مہر مبلغ ۳۲۱/- روپے تھا جو میں خاوند سے وصول کر کے خرچ کر چکی ہوں تفصیل زیورات درج ذیل ہے۔ چوڑیاں وزنی ۴ تولہ انگوٹھی دو عدد وزنی ۶ ماشہ بالیاں وزنی ڈیڑھ تولہ کلپ وزنی ½ تولہ۔ انام ½ تولہ کل وزن ۷ تولہ در ۱۲۰/- روپے فی تولہ کل مالیت ۸۴۰/- روپے میری آمد کوئی نہیں ہے اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ الامۃ نیاز بیگم دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد عنایت اللہ حلقہ دفرقان گواہ شد عبدالعزیز پریذیڈنٹ دارالصدر جنوبی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۳۶۲

میں محمد محسن ولد مظاحسین قوم ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی سرگودھا شہر ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ ۱۳۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی العبد محمد محسن ہاشمی، انچارج پولیس اینڈ جیل ہسپتال سرگودھا۔ گواہ شد حافظ مسعود احمد دوہمیڈ یکل ہرد سرگودھا گواہ شد محمد عالم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۷۳۶۳

میں امۃ الرشید زوجہ قریشی محمد اشفاق صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بی نمبر ۵۲۰۶ ڈاکخانہ خاص ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۳/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد زیورات طلائی ۷ تولہ ہے جس کی موجودہ قیمت ۹۰۰/- روپے ہے تفصیل زیورات جھومر ۹ ماشہ انگوٹھی ۳ عدد ۸ ماشہ جھمکی ½ تولہ کڑے ½۲ تولہ نیکلس ½۲ تولہ پازیب نقرئی ۴ تولہ قیمت ۱۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند ۱۰۰۰/- روپیہ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی، نیز میری وفات کے وقت جو میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ فی الحال میرا شوہر مجھے گزارہ کے واسطے ۵۰/- روپے ماہوار دیتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ پاکستان ربوہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی، الامۃ امۃ الرشید راولپنڈی حال ماڈل ٹاؤن لاہور۔ گواہ شد محمد احمد قریشی ماڈل ٹاؤن F ۹۴ لاہور گواہ شد قریشی محمود احمد ۹۴ الف ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر ۱۷۳۶۴

میں کرم بی بی بیوہ میاں امام الدین صاحب مرحوم قوم علیانہ سیال پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد میرا حق مہر مبلغ دو صد پچاس روپیہ ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں لیکن میرا گزارہ اس طرح پر ہے کہ میرے خورد و نوش کا انتظام میرے بچوں کے ذمہ ہے نیز اس کے علاوہ ان کی طرف سے بصورت نقدی مجھے مبلغ ۱۶/- روپیہ ماہوار ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی اور اگر جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی الامۃ نشان انگوٹھا کرم بی بی بیوہ امام الدین صاحب مرحوم معرفت بشیر احمد قادیانی دارالصدر شرقی کوارٹر نمبر ۶ صدر انجمن گواہ شد بشیر احمد قادیانی پسر موصیہ حلقہ دارالصدر شرقی ربوہ گواہ شد لطیف احمد قادیانی پسر موصیہ احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۷۳۶۵

میں امۃ الحبیب بنت مرزا منیر احمد قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ پیدائش احمدی ساکن لاہور ڈاکخانہ خاص لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵ نومبر ۱۹۶۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰ روپے ہے جو جیب خرچ کی صورت میں مجھے والدین سے ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی الامۃ امۃ الحبیب گواہ شد (صاحبزادہ) مرزا منیر احمد گواہ شد (صاحبزادہ) مرزا ناصر احمد۔

مسل نمبر ۱۷۳۶۶

میں چوہدری عزیز احمد ولد چوہدری عنایت اللہ مرحوم قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۵/۶۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری الوقت منقولہ اور غیر منقولہ مندرجہ ذیل جائداد ہے زمین پونے چار کنال قیمتی ۱۲۰۰۰/- روپے اس کے علاوہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ مشترکہ کاروبار کرتا ہوں جس میں سے مجھے اوسطاً میرے حصہ کا دو صد روپیہ ماہوار آمدن ہوتی ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے میں اپنی اس ماہوار آمد نیز زمین مالیتی بارہ صد روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق بہشتی مقبرہ مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان کرتا ہوں آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میں اپنی زندگی میں جو جائداد پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

العبد:۔ چوہدری عزیز احمد ولد منشی عنایت اللہ صاحب۔ چوہدری ٹریڈرز ڈنگی بازار۔ راولپنڈی گواہ شد۔ نصیر احمد ناصر مربی اصلاح و ارشاد سرگودھا گواہ شد۔ مبارک احمد ۹ ۳۲/K کمیٹی محلہ راولپنڈی

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

● نئی دہلی ۸ جون — صدر محمد ایوب خان نے بھارت کی وزارت عظمٰی کے منصب کے لئے مسٹر لال بہادر شاستری کی نامزدگی پر توقع ظاہر کی ہے کہ یہ فیصلہ پاک و بھارت تعلقات کے سلسلہ میں ایک نیک فال ثابت ہوگا۔ آپ نے نامزد وزیر اعظم سے کہا ہے کہ وہ دونوں ملکوں کے تعلقات بہتر بنانے میں تعاون کریں۔

صدر ایوب نے مسٹر شاستری کے نام مبارکباد کے پیغام میں کہا ہے "مجھے امید ہے کہ جس طرح میں دونوں ملکوں کے تعلقات استوار و خوشگوار دیکھنے کا دلی طور پر خواہشمند ہوں اسی طرح آپ بھی ان کے تعلقات مضبوط دیکھنے کے متمنی ہوں گے۔ میں آپ کے بلامقابلہ انتخاب پر نیک تمناؤں کے ساتھ مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

صدر ایوب کا یہ پیغام پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ بھارت مسٹر ارشد حسین نے گزشتہ روز مسٹر لال بہادر شاستری کو پہنچایا۔

● واشنگٹن ۸ رجون — کل نئی دہلی اور واشنگٹن میں ایک مشترکہ اعلان جاری ہوا۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ اس وقت بھارت کو جس مقدار میں اسلحہ دے رہا ہے اسے برقرار رکھا جائے گا۔ بھارتی فضائیہ کے لئے جیٹ لڑاکا طیارے فراہم کرنے پر بھی غور و خوض جاری رہے گا۔ یاد رہے بھارت اور جمہوریہ چین میں آویزش شروع ہونے کے بعد سے امریکی حکومت نے بھارت کو وسیع پیمانہ پر فوجی امداد دینے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے

امریکہ اور بھارت کے مشترکہ اعلان کا تعلق بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون اور امریکی وزیر دفاع مسٹر رابرٹ میکنامارا میں حالیہ بات چیت سے ہے۔

● نئی دہلی ۸ رجون — بھارت کے نامزد وزیر اعظم مسٹر لال بہادر شاستری نے ہفتہ کے روز کانگریس کے صدر مسٹر کامراج سے نئی کابینہ کی تشکیل پر ایک گھنٹہ تک بات چیت کی۔ کانگریس پارلیمانی پارٹی کا لیڈر منتخب ہونے کے بعد صدر کانگریس سے مسٹر شاستری کی یہ دوسری ملاقات تھی۔ اس ملاقات کے بعد مسٹر کامراج نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ مشکلات خواہ کچھ ہوں نئی کابینہ ۹ رجون کو حلف اٹھالے گی۔

● انقرہ ۸ جون — ایک اعلیٰ سرکاری ذریعہ نے بتایا ہے کہ ترکیہ کے وزیر اعظم مسٹر عصمت انونو نے ملک میں بے پناہ مصروفیتوں کے باعث دورۂ واشنگٹن کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس دورہ کی تجویز قبرص کی صورت حال پر ترکیہ کی بڑھتی ہوئی تشویش کے پیش نظر صدر جانسن اور مسٹر انونو کی حالیہ خط و کتابت کے دوران پیش کی گئی تھی اس ذریعہ کے مطابق مسٹر انونو نے صدر جانسن سے کہا تھا کہ ترکی کے قبرص کے تلخ مسئلہ کے بارہ میں امریکہ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ بحران کو دور کرنے کے لئے یونان اور قبرص پر اپنا اثر استعمال کرے گا اور اسے اس وعدہ کو پورا کرنا چاہیئے۔

● ڈھاکہ ۸ جون — گزشتہ چار کے علاقہ میں شدید طوفان کے باعث ایک کشتی کو حادثہ پیش آنے سے خدشہ ہے کہ ۲۲ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ کشتی کے ایک سوار نے اپنی جان بچانے کے بعد بتایا کشتی فرید پور سے دکرمپور جا رہی تھی کہ شدید طوفان میں گھر گئی اور دریا کے عین وسط میں الٹ گئی۔

کشتی میں کل ۳۶ مسافر سوار تھے جن میں ایک عورت اور کچھ بچے بھی تھے۔ چودہ مسافروں نے تیر کر اپنی جان بچالی یا مچھیروں نے انہیں کنارے پر پہنچا دیا۔ باقی مسافروں کا تاحال کوئی سراغ نہیں لگ سکا خدشہ ہے کہ وہ ڈوب گئے ہیں تاہم ان کی تلاش ابھی جاری ہے۔

● نئی دہلی ۸ جون — ہزاروں بھارتی عوام نے کل اپنے آنجہانی وزیر اعظم پنڈت نہرو الوداعی خراج عقیدت پیش کیا جب ایک خاص ٹرین پنڈت جی کی راکھ کا پھولوں سے لدا ہوا اٹھائے کر کل یہاں سے الہ آباد روانہ ہوئی۔

پنڈت نہرو کی راکھ آج الہ آباد میں ٹرین سے اتار کر ایک سفید رنگ کی ماتمی موٹر گاڑی میں دریائے گنگا میں بہانے کے لئے لے جائی جائے گی۔ اسے سپرد آب کرنے کے لئے وہی جگہ منتخب کی گئی ہے جہاں سولہ برس پیشتر گاندھی جی کی راکھ دریائے گنگا میں بہائی گئی تھی۔

پنڈت نہرو کی دھرم پتنی کملا نہرو کی راکھ جو ایک چھوٹے سے ڈبے میں بند کر کے محفوظ رکھی گئی تھی اپنے پتی کی راکھ کے ساتھ ہی سپرد گنگا کی جائیگی ان کا انتقال ۲۸ برس قبل ہوا تھا۔

● کراچی ۸ رجون — نیپال کے شاہ مہندرا اور ملکہ رتنا ۱۵ رجون کو تین روزہ غیر سرکاری دورہ پر پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ کسی ملک کے بادشاہ پاکستان کے غیر سرکاری دورہ پر آ رہے ہوں اور کراچی کے ایک ہوٹل میں قیام کریں — صدر ایوب انہیں ایک مقامی ہوٹل میں ڈنر دیں گے۔

● کراچی ۸ رجون — محکمہ فلکیات کی اطلاع کے مطابق ۱۰ رجون کو سورج جزوی طور پر گرہن میں ہوگا اور ۲۵ رجون کو چاند گرہن ہوگا۔ محکمہ فلکیات کی اطلاع کے مطابق چاند کو صبح چار بج کر نو منٹ پر گرہن لگنا شروع ہوگا اور صبح آٹھ بج کر تین منٹ تک گرہن رہے گا۔

● کراچی ۸ جون — دوار کان پر مشتمل ایک وفد اگلے ہفتے ماسکو جا رہا ہے جہاں زبانوں کے تراجم پر ایک انٹرنیشنل کانفرنس ہو رہی ہے۔

مجالس انصار اللہ ضلع ملتان کا اجتماع

مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب ناظم ضلع ملتان نے اطلاع دی ہے کہ ضلع ملتان کی مجالس انصار اللہ کا اجتماع مورخہ ۱۸ ر ۱۹ رجون بروز جمعرات و جمعہ بمقام ملتان شہر منعقد ہو رہا ہے یہ ایک تربیتی اجتماع ہے امید ہے مرکز کی طرف سے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اجتماع میں شمولیت فرمائیں گے۔ انصار اللہ سے بالخصوص اور احباب جماعت سے بالعموم درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفیض ہوں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۶/۶/۶۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں محمد اسلم خان صاحب ولد نور محمد خان صاحب (ریڈیوگرافر فضل عمر ہسپتال ربوہ) کا نکاح مکرم سید اسلام خان صاحب ربوہ کی صاحبزادی مسماۃ بشریٰ ناہید صاحبہ سے بعوض مبلغ پندرہ صد روپیہ حق مہر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین۔ (خاکسار عبد العزیز محتسب)

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی چوہدری علی احمد صاحب سربراہ نمبردار چک ۶۶/ جی۔ ڈی ضلع منٹگمری کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۲۷/۵/۶۴ کو تیسرا فرزند عطا فرمایا ہے

احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ نومولود کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک اور خادم دین بنائے۔ (خاکسار حکیم عبد الواحد واقف کارکن زندگی نظارت اصلاح وارشاد۔ مقامی ربوہ)

● ماسکو ۹ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ روس امریکہ سے مزید دس لاکھ ٹن گندم خریدنے کے بارے میں غور کر رہا ہے۔ روس اجناس خوردنی کی فصلوں کی مسلسل ناکامی کے بعد متعدد مغربی ملکوں سے گندم درآمد کرنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ اور اب تک ۱۷ لاکھ ٹن گندم صرف امریکہ سے خرید چکا ہے۔

● کراچی ۸ رجون۔ وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کہا ہے کہ انگریزی کی جگہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے سے تعلیم کا معیار بڑھ سکتا ہے انہوں نے کہا طلبہ انگریزی زبان میں مضمون کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ وائس چانسلر نے ایسوسی ایٹڈ پریس سے انٹرویو میں یہ بات کہی۔

● واشنگٹن ۸ رجون۔ امریکی دفتر خارجہ کی اطلاع کے مطابق وسطی لاؤس میں کمیونسٹوں نے ایک غیر مسلح امریکی طیارہ کو مار گرایا ہے۔ پائیلٹ نے اس حادثہ کے بعد فوری طور پر پیراشوٹ کے ذریعہ جنگل میں چھلانگ لگادی۔ لاؤس میں امریکی فوج لاپتہ پائیلٹ کی تلاش کر رہی ہے۔

● کوالالمپور ۸ رجون۔ معلوم ہوا ہے کہ ملائیشیا کے مسئلہ پر غور و خوض کرنے کے لئے فلپائن، انڈونیشیا اور ملائیشیا کے سربراہوں کی کانفرنس اس مہینہ کی پندرہ تاریخ کو ٹوکیو میں منعقد ہوگی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) میری اہلیہ کا مورخہ ۸ رجون ۱۹۶۴ء بروز سوموار مشن ہسپتال لائل پور میں پیٹ کی رسولی کا اپریشن ہو رہا ہے احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اپریشن کی کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ (سراج الدین ابن منشی امیر محمد صاحب کالٹ دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

(۲) حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ صاحبہ آج کل اپنے تیسرے فرزند اسکوارڈرن لیڈر ڈاکٹر محمد اسحاق صاحب بقاپوری کے پاس پشاور میں ہیں۔ کافی عرصہ علاج معالجہ کے بعد بہت حد تک روبصحت ہو گئی تھیں۔ لیکن پچھلے دنوں پھر اچانک طبیعت خراب ہو گئی اعصابی تکلیف اور گھٹنے میں درد عود کر آیا ہے۔ احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(خاکسار محمد اسحاق بقاپوری)

وقف جدید کے وعدے جلد بھجوائیں

کیا آپ نے سال رواں کے وعدے بھجوادیئے ہیں۔ اگر اب تک نہیں بھجوائے تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے تمام احباب جماعت کے وعدے لے کر بھجوادیں اور ساتھ ہی وصولی کی کوشش بھی فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزا۔

(ناظم مال وقف جدید)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴